

## 121759-ڈسکاؤنٹ کارڈ کا حکم

### سوال

یہاں کویت میں یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے نصوصی طور پر ریستوران، کلاسھاپ، اور کتاب گھر وغیرہ کے ڈسکاؤنٹ کارڈ تقسیم کیے جاتے ہیں، ان میں 5 فیصد سے لے کر 25 فیصد تک ڈسکاؤنٹ ہوتا ہے، لیکن یہ کارڈ 5 دینار کے عوض خریدے جاتے ہیں پھر مذکورہ مقدار تک ڈسکاؤنٹ کارڈ کی قیمت کمپنی کی تشریفی ممکنے اخراجات کے طور پر ہیں، تو یہاں اس ڈسکاؤنٹ کارڈ کو خریدنا اور اسے استعمال کرنا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

تشریفی، اور مارکیٹنگ کمپنیوں کی جانب سے، یا سفر و سیاحت کی خدمات پیش کرنے والی کمپنیوں کی جانب سے، یا کچھ شاپنگ مالزکی طرف سے جاری کیے جانے والے ڈسکاؤنٹ کارڈ جن کے حاملین کو خریداری یا سرو سز کے استعمال پر مخصوص مقدار میں ان کمپنیوں اور شاپنگ مالزکی جانب سے رعایت دی جاتی ہے، ان کارڈز کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: سالانہ فیس کی بنا پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ کارڈ۔

دوسری قسم: فری ڈسکاؤنٹ کارڈ، یہ خریدار کو مزید خریداری کی ترغیب دلانے کے لیے ہوتا ہے، بسا اوقات یہ کارڈ ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جو مخصوص رقم سے زیادہ خریداری کرتے ہے۔

پہلی قسم کے کارڈ جنہیں فیس ادا کر کے حاصل کیا جاتے تو وہ حرام ہیں؛ کیونکہ ان میں متعدد شریعت مخالف امور پائے جاتے ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- جہالت اور دھوکا؛ کیونکہ یہ کارڈ خریدنے والا کارڈ کی مخصوص رقم تو ادا کرتا ہے، کہ اسے رعایت ملے گی، لیکن اسے اس رعایت کی حقیقت اور مقدار کا علم نہیں ہوتا، کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کارڈ استعمال ہی نہ کرے، یا ممکن ہے کہ وہ کارڈ تو استعمال کرے لیکن رعایت ادا شدہ قیمت سے کم یا زیادہ حاصل کرے، حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہالت والی بیوی سے منع فرمایا ہے) مسلم: (1513)

2- اس معاملے میں غیر یقینی صورت حال ہے کہ یا تو نقصان ہوگا، یا فائدہ ہوگا، چنانچہ کارڈ حاصل کرنے والا شخص قیمت ادا کر کے اپنے آپ کو حظر سے میں ڈالتا ہے کہ اگر اسے ادا شدہ قیمت سے زیادہ رعایت حاصل ہو جائے تو فائدے میں رہے گا، یا پھر حاصل ہونے والی رعایت ادا شدہ قیمت سے کم ہو گی تو اسے نقصان ہوگا، یعنیہ یہی کیفیت جو بازی کی ہے جو کہ شریعت میں حرام ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

[(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَجَرُوا نَجَرُوا وَأَنْبَثُرُوا نَبَثُرُوا وَالْأَنْصَابُ وَالْأَرْلَامُ رِجْسٌ مِنْ حَلَلٍ إِلَّيْهَا نَفَرُوا فَاجْتَبَوْهُ لَعَلَّكُمْ تَفَهَّمُونَ)]

ترجمہ: اے ایمان والوں! یقیناً شراب، جوا، تھان، اور پانے سے شیطانی عمل سے تعلق رکھنے والی پلیڈ چیزیں ہیں، ان سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ [المائدہ: 90]

3- ان کارڈوں میں لوگوں کو دھوکا دی اور دوسروں کا مال ہڑپ کرنا شامل ہے؛ کیونکہ ان میں سے اکثر ڈسکاؤنٹ آفریں حقیقی نہیں بلکہ صرف لفظوں کا ہیر پھیر ہوتی ہیں۔

کیونکہ اس قسم کے ڈسکاؤنٹ کارڈ پیش کرنے والے لوگ عام طور پر پہلے قیمت بڑھادیتے ہیں اور پھر حاملین کارڈ کو یہ باور کرتے ہیں کہ ان کے لیے نصوصی پیچ پیش کیا جا رہا ہے، حالانکہ یہ ڈسکاؤنٹ اسی قیمت میں سے ہوتا ہے جو انوں نے اضافہ کی ہوتی ہے۔

4- اس طرح کے ڈسکاؤنٹ کارڈ عام طور پر لٹائی جھگڑے کا باعث بنتے ہیں، کیونکہ کارڈ جاری کرنے والی اتحاری کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ متعلقہ افراد کو متفقہ ڈسکاؤنٹ دینے پر مجبور کریں، جس کی بناء پر لٹائی جھگڑا ہوتا ہے۔

اور جو ایسا بھی لڑائے جھکڑے سے اور تنازع کا باعث ہوں تو اس سے روکنا واجب ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: **إِنَّمَا يَرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ عَنِ الْعَدْوَةِ وَأَنْ يُضْعِفَ فِي الْجَمْعِ وَالْمُسْرِرِ وَيُمْكِنَ لَكُمْ عَنْ ذُكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الْعَصْلَةِ فَلَنْ أَنْشُمْ مُشْقُونَ**.

ترجمہ: یقیناً شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب نوشی اور جو بازی سے تمہارے درمیان عداوت اور بعض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ تو کیا تم ان چیزوں سے رکنے والے ہو؟ [المائدہ: 91]

5- اس قسم کی ڈسکاؤنٹ آفروں میں ایسے تاجر حضرات کو نقصان ہوتا ہے جو اس اسکیم میں شرکت نہیں کرتے۔

"ذکورہ کا رد کو استعمال کرنے والے دکانداروں کے درمیان لذائی جھکڑے کا باعث بنتا ہے جو دکاندار اس اسکیم میں شامل ہوتے ہیں ان کا نہ شامل ہونے والے دکانداروں سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اسکیم میں شامل دکانداروں کا مال ختم ہو جاتا ہے جبکہ دیگر کامال پڑا رہ جاتا ہے۔"

6-ڈکاؤنٹ کارڈ لینے والے کی طرف سے جور قم ادا کی جاتی ہے اس کا کوئی حقیقی معاوضہ یا بدل نہیں ملتا، چنانچہ اگر کوئی شخص اسی دکاندار سے بغیر کارڈ کے رعایت مانگے تو اسے بھی وہی رعایت یا اس کے قریب قریب رعایت مل جاتی ہے، اس طرح کارڈ کے کر رعایت حاصل کرنے والے شخص کو اس کی ادا کی ہوئی کارڈ کی قیمت کا کوئی حقیقی معاوضہ یا بدل نہیں ملتا، یعنی یہ لوگوں کا مال باطل طریقے سے ہٹ پ کرنے کے زمرے میں آتا ہے اور یہ قرآن کریم کی واضح نص کی رو سے حرام ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

{بِأَنَّمَا تَنْهَاكُونَا مِنَ الْأَنْوَارِ لَمْ يَنْهَا كُلُّ مُتَكَبِّرٍ إِلَّا طَلَّ}. (یا ائمہ الزینین آمُونَالْأَنْوَارُ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ إِلَّا طَلَّ).

رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی فہم کو نسل کے اٹھارویں اجلاس میں مذکورہ ڈسکاؤنٹ کارڈز کے استعمال کی حرمت کا اعلامیہ باس الفاظ اجاری کیا جا چکا ہے کہ: "اس موضوع سے متعلق پیش کیے گئے تحقیقی مقالات اور تفصیلی بحث کے بعد یہ قرار پایا کہ: مذکورہ ڈسکاؤنٹ کارڈ سالانہ فیس یا یک مشت ادا نگی کے عوض جاری کرنا یا انہیں خریدنا، حاجز میں، اس لیے کہ اس میں جالت ہے: کیونکہ ڈسکاؤنٹ کارڈ کا خریدار رقم کی ادا نگی تو کرتا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ اسے اس کے عوض کیا لے گا، یعنی خریدار کی طرف سے ادا نگی یقینی ہے لیکن فائدہ اور عوض غیر یقینی ہے۔"

اسی طرح دائمی فتوی کمیٹی کی جانب سے اس قسم کے ڈسکاؤنٹ کارڈ استعمال کرنے کی حرمت کا فتوی جاری ہو چکا ہے، ایسے ہی انفرادی طور پر شیخ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہما اللہ نے بھی ان کی حرمت کا فتوی دیا ہے۔

دیکھو: "فتاویٰ الحجۃ الہائیۃ" (14/6)، "فتاویٰ ابن حازم" (19/58)

البته فری ڈسکاؤنٹ کارڈ جو کہ خریداروں کو بغیر کسی عوض کے تقسیم کیے جاتے ہیں تو انہیں استعمال کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ مفت میں ڈسکاؤنٹ کارڈ کی فراہمی اسے عقد تصریح میں تبدیل کر دیتی ہے، اور عقد تصریح میں جماعت اور غرر صاف ہوتے ہیں۔

جس کا نتیجہ ہے نہ کہ اگر مفت ڈسکاؤنٹ کا رکھ کو استعمال نہ کیا جائے تو صارف کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہے۔

بھی بات اسلامی فقه کو نسل کے اعلامیہ میں ہے کہ:  
"اگر یہ ڈرکاؤنٹ کارڈ کسی عوض کے بغیر مفت میں میا کیے جاتے ہیں تو پھر انہیں جاری کرنا اور انہیں استعمال کرنے کے لیے وصول کرنا دوں ہی شرعی طور پر جائز ہیں؛ کیونکہ یہ تھہ دینے یا تبرع کا وعدہ ہے۔"

مزید تفصیلات جاننے کے لیے آپ : اشیع بخاری ابو زید رحمہ اللہ کی کتاب : "بطاقۃ التصییح حقیقتہ التجاریۃ واحکامہ الشرعیۃ"

اور اسی طرح ڈاکٹر خالد مصلح کی کتاب :  
"الخوازف التجاریۃ التسوییۃ واحکامہ ان الفقه الاسلامی" کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم